نظم- یہ ایٹم کی توانائی

مِری آئندہ نسلوں کے لیے یہ زہر مت لاؤ
یہ ایٹم کی توانائی قرینِ شہر مت لاؤ

یہ فوراً ہی یا کل پرسوں یا برسوں بعد کرتی ہے
جہاں بگڑے وہاں گرد و نواح برباد کرتی ہے

خروجِ تابکاری سے گھنونے روگ ہوتے ہیں
نفس معذور ہوتے ہیں اپاہج لوگ ہوتے ہیں

سرِ فہرست چرنوبل کا اِس میں نام آتا ہے
مقامِ فوکوشیما سے یہی پیغام آتا ہے

گراں گزری ہے گر یہ روس اور جاپان والوں پر
تو کیسے مہرباں ہوگی یہ پاکستان والوں پر

اِسے مُوزی بنانے کے لیے بھونچال ہوتے ہیں
جو روکے سے نہیں رُکتے نہ ہم سے ٹال ہوتے ہیں

Faqeer Sein

اِسے اِسکے ہی مُوجد رفتہ رفتہ ترک کرتے ہیں
تو ہم کیوں اِس کے ہاتھوں اپنا بیڑا غرق کرتے ہیں

توانائی تو اب ممکن ہے سورج کی شعاؤں سے
بہاؤ والے دریاؤں سمندر کی ہواؤں سے

گزارش فرض تھی مجھ پر سو، کی ہے پیشواؤں سے
مگر کیا فرق پڑتا ہے فقیروں کی نواؤں سے

سفر مشکل سہی لیکن چلو آغاز کرتے ہیں
صدائیں ایکجا کر کے بلند آواز کرتے ہیں

اگر اچھی لگے تو بات کو آگے بڑھا دیجے
بُری لگنے کی صورت میں اِسے پڑھ کر بھُلا دیجے

مَیں اکثر آگ کو آتش لہُو کو خون لکھتا ہُوں
مگر مٹی ہے پنجابی نمک کو لُون لکھتا ہُوں
مجھے شاعر نہیں کہیے فقط مضمون لکھتا ہُوں